ما علینا الا البلاغ المبین

اصلاح ترجمہ مرزا حیرت

جسکو

اشرف العلماء افضل الفضلاء راس المفسرین تاج المحدثین

واقف احادیث و آیات صاحب مواجید و حالات ماہر علوم عقلی

و نقلی حضرت قدوۃ الانام مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم العالی نے

تالیف فرمایا اور

محمد انعام اللہ مدرس عربی جامع العلوم کانپور ساکن پچاپور نے محمد قمر الدین صاحب کے

اہتمام سے مطبع قیومی کانپور میں چھپوایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ عرض ہی کہ ان دنون ایک اور نیا ترجمہ قرآن مجید کا منجانب مرزا حیرت صاحب
دہلی سے شائع ہونا شروع ہوا ہی اتفاقاً نظر سے جو گذرا تو اُس سے بھی مسلمانون کو مضرت
پہونچنے کا اندیشہ غالب ہوا۔ اول احتیاطاً بعض اغلاط سے جو بضمن بیان مسائل حواشی
مین واقع ہوئی تھین مترجم صاحب کو اُنکی انصاف پسندی کا اندازہ کرنے کی غرض سے
اطلاع دی گئی جسکا جواب یہ ملا "الحمد للہ نفس ترجمہ مین کوئی غلطی نہین بتائی گئی رہا
حاشیہ کی بابت خواہ آپ پڑھین یا نہ پڑھین مانین یا نہ مانین اسکی بابت کچھ نہین
کہا جا سکتا" جس حالت مین کہ حاشیہ موضح متن ہوتا ہے ہر دانشمند اس جواب کا
پایہ سمجھ سکتا ہی مگر اتمام حجت کے لئے خود ترجمہ کو بھی جابجا دیکھا تو اغلاط سے خالی
نہ پایا اسلئے عام مسلمانون کی حفاظت کی غرض سے ضروری معلوم ہوا کہ صرف
دو پارون کے ترجمہ مین متن و حواشی کی کچھ غلطیان جو سرسری نظر سے خیال مین آئی
ہین بطور نمونہ کے ظاہر کر دی جاوین اسی پر بقیہ حصہ کو قیاس کر لیا جاویگا اگر بقیہ کی
غلطیون کا اوسط اسی حساب سے لگایا جاوے تو کل ترجمہ کی غلطیان [illegible]
سے بڑھ گئی ہونگی۔ چونکہ حسب مذاق جواب مذکور ترجمہ اصل اور حواشی تابع ہین
اسلئے اُنکی ترتیب مین بھی لحاظ رکھا گیا۔

واللہ ولی الہدایۃ۔ والعاصم من الغوایۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اغلاط ترجمہ

سورہ فاتحہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ ترجمہ نہ اونکی جنپر (تیرا) غضب نازل ہوا۔
اقول صیغہ مجہول متعدی کا ترجمہ معروف لازم سے کرنا تبدیل مراد ہے۔
سورہ بقرہ۔ رکوع اول۔ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّہِمْ ترجمہ اپنے رب کیطرف سے وہی لوگ سیدھی راہ پر (قائم) ہین اقول ترکیب نحوی مین من ربہم صفت ہدیٰ کی ہی اور ترجمہ مذکورہ مین لازم آتا ہی کہ عامل علی کے متعلق ہوا اسمین بھی تبدیل مراد قرآنی ہی اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین۔ ایضاً اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ترجمہ البتہ جو لوگ الخ اقول لفظ البتہ باعتبار معنی لغوی کے یہان صحیح ہی مگر ہمارے بول چال مین یہ لفظ دفع شبہہ کے لیے مستعمل ہوتا ہی جو اس جگہ خلاف مقصود ہی اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضاً عَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ ترجمہ اور اُنکی آنکھونپر پردہ (ڈالدیا) ہی اقول گو ڈالدیا کو بین الہلالین لکھا ہی مگر اس سے یہ جملہ فعلیہ بن گیا اور قرآن مین جملہ اسمیہ ہی اور قواعد بلاغت کے اعتبار سے ہر ایک کے جداگانہ آثار ہین پس اسمین غرض قرآنی کی تفسیر ہی اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین۔
رکوع دوم۔ وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ اور اُنکے (دل مین) ایمان نہین ہی اقول ھُمْ اسم ما ہی اور بمؤمنین خبر اور ترجمہ مذکورہ اسکے مطابق نہین اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضاً وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ترجمہ اور بکر سمجھتے نہین اقول اور مگر اہل زبان سے نہین سنا گیا اور غلط الفاظ سے ترجمہ کرنا غلط ہی اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضاً فِیْ طُغْیَانِہِمْ ترجمہ اپنے کفر مین اقول ترجمہ لفظ مرادف سے ہونا چاہیے اور طغیان اور کفر گو مصداقاً متحد ہون مگر اتحاد مفہومی یعنی ترادف نہین اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضاً فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُہُمْ ترجمہ سو نہ اُنکی تجارت نے نفع دیا اقول ربح لازم ہی نہ متعدی اسی لیے اس ترکیب مین اسناد مجازی بانی گئی ہی جسکی حقیقت فما ربحوا فی تجارتہم ہی جسمین متعدی

صمت کا استعمال نہیں اور ترجمہ مذکورہ میں اسکو متعدی لیا گیا ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں
ایضاً لا یبصرون ترجمہ اب اُنھیں کچھ نہیں سوجھتا اقول چونکہ یہ ترجمہ مطابق
صیغہ کے نہیں اسلئے صحیح نہیں ایضاً کلما اضاء لہم ترجمہ جب اُنکے آگے
اقول قرآن میں بیان کوئی لفظ ایسا نہیں جسکا ترجمہ آگے ہو سکے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں
ایضاً ولو شاء اللہ ترجمہ اور اگر اللہ چاہے اقول لو انتفاء فی الماضی کے لئے ہو
اسلئے حال یا استقبال کے ساتھ ترجمہ کرنا صحیح نہیں۔

رکوع سوم
رکوع سوم۔ جعل لکم الارض فراشا۔ ترجمہ زمین کا بچھونا اقول ترجمہ ترکیب کے
مطابق نہیں اسلئے صحیح نہیں اسیطرح ترجمہ والسماء بناء کا صحیح نہیں ایضاً واتوا بہ
متشابہا ترجمہ انھیں ایک ہی رنگ اور صورت کے میوے ملا کرینگے اقول ترجمہ مطابق
ترکیب صیغہ کے نہیں جیسا ظاہر ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً وما یضل الا ترجمہ
(لیکن) اور اقول لیکن اور اہل زبان میں مستعمل نہیں اسلئے یہ لفظ غلط ہی اور غلط لفظ
ترجمہ کرنا غلط ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع چہارم
رکوع چہارم۔ انبئونی ترجمہ مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ اقول ضمیر وحدان
کا ترجمہ جمع کے ساتھ مفوت بلاغت قرآنی ہے اسلئے صحیح نہیں ایضاً فکان
من الکافرین ترجمہ راندہ درگاہ ہوگیا اقول گو کافر کے لئے راندہ درگاہ ہونا
لازم ہو مگر مفہوم میں اتحاد نہیں اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً فازلہما ترجمہ اور
ہوا کو اقول ہما ضمیر تثنیہ کی ہی نہ واحد مؤنث کی جو ہوا کی طرف راجع کیا ویسے اسلئے
یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً متاع ترجمہ لطف زندگی۔ اقول متاع کے لغوی معنی میں
نہ لطف ماخوذ ہے نہ زندگی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع پنجم
رکوع پنجم۔ اذکروا ترجمہ شکر کرو۔ اقول ذکر کے معنی شکر نہیں اور شکر کا طریقہ ذکر
ہونا اور بات ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ ترجمہ
اور (مصیبت کے وقت) صبر سے کام لو اور نماز (پڑھو اور خدا) سے (دعا مانگو) اقول

اضافہ عبارت مین الجلالین تفسیر مقصود کے لئے ہوتی ہی نہ تغییر مقصود کے لیئے اور یہان
مجموعہ عبارت کے اعتبار سے صلوۃ کا تعلق استعینوا سے نرہا جو مقصود نظم قرآنی ہے

اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین

رکوع ششم

رکوع ششم۔ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ الخ ترجمہ اور یہ (احسان بھی یاد کرو) کہ کرتے ہین دنیا بھر کے لوگون سے تمھین افضل بنایا اقول ماضی کا ترجمہ حال کے ساتھ مجاز ہی اور بلا تعذر حقیقت کے مجاز جائز نہین بالخصوص جبکہ النعمت کو ترجمہ مین ماضی مان لیا گیا ہی وہ قرینہ حقیقت کا اور زیادہ مؤکد ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضًا وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ ترجمہ اور (اسوقت کو بھی یاد کرو) جب ہمنے موسی کو (ایک) کتاب (یعنی توریت) دی (کہ) جو (برے اور بھلے اور حلال حرام مین) تمیز کرا دینے والی ہی اقول فرقان ترکیب مین کتب پر معطوف ہی نہ کہ اسکی صفت جیسا کہ ترجمہ مین قرار دیا ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضًا فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ ترجمہ اپنے آپ کو ہلاک کر دو اقول ہلاک عام ہی غرق و حرق و خنق و ہدم و تسمم وغیرہا کو اور قتل خاص ہی دونون کے مفہوم مین تغایر ہوا اور ترجمہ مرادف کے ساتھ چاہیے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین۔ ایضًا فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَةُ ترجمہ تمھین آگ نے آلیا اقول صاعقہ آواز شدید کو کہتے ہین نہ کہ آگ کو اور نار کا اقتران اور بات ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع ہفتم

رکوع ہفتم۔ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ترجمہ اور زمین مین فساد برپا کرتے ہوئے مت پھرو اقول عثی یعثی کے معنی افسد یفسد کے ہین نہ کہ پھرنیکے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضًا مِنْ بَقْلِهَا ترجمہ (عمدہ) ترکاری (جیسے پودینہ) اقول چونکہ عربی مین بقل عام ہی ماکول و غیر ماکول کو اور مراد بیان ماکول ہی اسلئے بعض مفسرین نے بیان مراد کے لئے اطائب توکل کی قید لگا دی ہی اور تمثیل مین نعناع و کرفس و کراث ذکر کر کے و اشباہہا کہہ دیا ہی جسمین سب ماکولات آجاتی ہین۔ ہمارے محاورہ مین لفظ ترکاری اطائب توکل کے معنی کا فائدہ دیتا ہی اسلئے ترکاری سے ترجمہ کرنا بالکل کافی وافی ہی

پھر انمین عمدہ کی قید اور تمثیل مین پودینہ کی تخصیص یہ معنی مقصود کے اکثر ادا کر
دیتی ہی جسمین تفسیر مراد ہی اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع ہشتم۔ أَعُوذُ بِاللَّهِ ترجمہ خدا مجھکو اپنی پناہ مین رکھے اقول اگر أعاذنی اللہ
ہوتا تو اُسکا یہ ترجمہ صحیح تھا صیغہ و ترکیب موجود کا یہ ترجمہ صحیح نہین

رکوع نہم۔ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ ترجمہ اسیطرح اللہ مردون کو جلاتا
اور تمکو اپنی نشانیان دکھاتا ہی اقول اگر احیاء موتی کا فی الحال مشاہدہ ہوا کرتا تو
حال کا ترجمہ صحیح تھا یہان استقبال کا صیغہ مراد ہی۔ خطاب منکرین احیاء کو ہی کہ جسطرح
ہمنے قصہ مذکورہ مین زندہ کر دیا اسیطرح قیامت مین سب مردون کو زندہ کر دینگے البتہ
یریکم کا ترجمہ حال کے ساتھ صحیح ہی کیونکہ آیات کے معنی نمونے کے ہین اور مراد اس سے
یہ قصہ احیاء کا ہی کہ نمونہ احیاء موتی کا ہی اور اُسکا مشاہدہ ہو چکا ہی اسلیے اُسکا ترجمہ حال
سے صحیح ہی بخلاف ترجمہ یحیی کے جیسا گذرا اسلیے یہان یحیی کا ترجمہ صحیح نہین ایضاً
فَوَيْلٌ لَّهُم دو جگہ ترجمہ تف اور کمبخت اقول کلمہ ویل تفجع و حزن کے لیے ہی نہ تنفیر
اور تحقیر کے لیے اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضاً مَن كَسَبَ سَيِّئَةً ترجمہ جسنے (عمر بھر)
برائی کی اقول عمر بھر کی قید بلا دلیل بلکہ خلاف دلیل ہی۔ جب مدار وعید کا کسب سیئہ
پر ہی جب علت پائی جاویگی معلول پایا جاویگا خواہ ایک بار ہو یا عمر بھر ہو اگر معتزلہ
و خوارج کا جواب دینا مقصود ہی تو یہ توجیہ کافی نہین ہوئی بلکہ بعض افراد عاصی کا جو کہ
عمر بھر مرتکب معاصی کا رہے مخلد رہنا تسلیم کر لیا گیا اور یہی مذہب فرقہ مذکورہ
کا ہے اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع دہم۔ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم ترجمہ چڑھائی کرکے جاتے ہو اقول تظاہر بمعنی تعاون
ہے نہ بمعنی چڑھائی۔ اگر کوئی اپنی ہی مصلحت کے لیے دشمن پر چڑھ کر جاوے اپنے کسی دوست
کی مدد مقصود یا موجود نہو چڑھائی صادق آویگی تعاون صادق نہ آویگا پس یہ دونون
علیحدہ علیحدہ مفہوم ہین اسلیے یہ ترجمہ لغت کے خلاف ہونے کی وجہ سے صحیح نہین۔

ایضًا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ترجمہ دنیا کی چند روزہ زندگی مین اقول الحیوۃ الدنیا
موصوف صفت ہین اور ترجمہ مضاف مضاف الیہ کا کیا گیا ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع یازدہم ۱۱

رکوع یازدہم فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ ترجمہ ایمان والے ہی قلیل ہین۔ اقول
قلیل مرفوع نہین ہی جو اس ترجمہ کا احتمال ہو بلکہ منصوب ہے یومنون کا مفعول مطلق
پس تقلیل ایمان کی مقصود ہی نہ اہل ایمان کی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضًا بِمَا
قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ترجمہ اور ان اعمال بد کی وجہ سے جنکو انکے ہاتھون نے گناہون
پیش خیمہ بنا کر آگے بھیجا ہی اقول اگر جنکو نہوتا تو پیش خیمہ کی اضافت گناہون کیطرف
بیانیہ ہوسکتی تھی اور اب یقینا مضاف مضاف الیہ متغایر ہین پس لازم آتا ہے کہ گناہ
اور چیز ہین اور انکا پیش خیمہ کچھ اور اور یہ محض غیر معقول ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع دوازدہم ۱۲

رکوع دوازدہم۔ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِكَ ترجمہ تمہارے دل مین ڈالا ہی اقول تنزیل کا
ترجمہ ڈالنا اور علے کا ترجمہ مین صحیح نہین۔

رکوع سیزدہم ۱۳

رکوع سیزدہم۔ مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ ترجمہ جسنے ایمان کی عوض کفر
بدل لیا اقول یتبدل خود صیغہ مضارع کا ہے اور موقع شرط مین کسی طرح ماضی کا محتمل
نہین اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع چہاردہم ۱۴

رکوع چہاردہم۔ مَنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ ترجمہ اللہ کی مسجدون مین اللہ کا نام لیے جانے سے
لوگونکو روکے اقول مساجد مفعول فیہ نہین ہے بلکہ مفعول بہ ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین
ایضًا۔ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ الخ ترجمہ ان لوگون کی خود یہ شان نہ تھی کہ ان مین
یعنی بیت المقدس مین جائین مگر ڈرتے ہوے چہ جائیکہ مسلمانون کو روکین اور اسکی
بیحرمتی کرین اقول مسلمانون کو روکنے والے مشرکین مکہ تھے اور انکو بیت المقدس سے
کوئی تعلق نہین اور بیت المقدس مین جانیوالے یہود یا نصاریٰ تھے اور انکا روکنا مسلمانون
کو آیت مین مذکور نہین اسلئے یہ مضمون بالکل غیر مرتبط ہی پس یا یدخلوہا مین ضمیر منصوب
کا مرجع غلط سمجھے یا اولئک کا مشار الیہ غلط سمجھے بہرحال یہ ترجمہ صحیح نہین اور یہ ظاہر ہے

کہ لفظ مسلمان کا اطلاق عرف خاص وعرف عام مین صرف مومنین امت محمدیہ ہی
پر آتا ہے ایضاً وَاسِعٌ ترجمہ فراخ رحمت والا اقول واسع کا مفہوم مطلق ہی رحمت
اُسکا جز نہین اور کسی مفسر کا واسع الرحمۃ کہدینا اسلیے حجت نہین کہ ترجمہ مین تساوی مفہوم
ضروری ہے اور تفسیر مین الفلاح مراد خواہ کسی طرح ہو۔ اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین

رکوع پانزدہم
رکوع پانزدہم۔ مَثَابَۃً ترجمہ زیارتگاہ اقول ثاب یثوب بمعنی رجع یرجع کے ہے نہ زیارت دو
کے اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین اور زیارت کی غرض ہونا اور بات ہے

رکوع ہفدہم
رکوع ہفدہم۔ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ ترجمہ ہم اُسی کا حکم دیدینگے۔ اقول تولی یا بمعنی تحویل ہے
یا بمعنی تمکین یعنی حاکم کردن نہ بمعنی حکم دادن جیسا کہ ترجمہ سے لازم ہے۔ اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین
ایضاً اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ۔ ترجمہ جو تمھارا رب کہے حق وہی ہے۔ اقول یہان کوئی لفظ
ایسا نہین جسکے معنی کہنے کے ہون یہ زیادۃ علی الکتاب ہے۔ اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین

رکوع بستم
رکوع بستم۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ ترجمہ بلکہ ایمان والون کو خدا کی محبت زیادہ
ہوتی ہے۔ اقول نہ دادھر او حرف بل کا ہے نہ مقام ترقی یا اعراض کا ہے کہ مجازاً مراد لیا جاوے
بلکہ تقابل مقصود ہی جو منافی بل کا ہے اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضاً وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْٓا ترجمہ اور اگر کوئی ظالمون کو اُسوقت دیکھے الی قولہ تو اپنی گذشتہ غلط کاریون
پر سخت نادم ہونگے۔ اقول چونکہ اس جزا کو شرط کے ساتھ کوئی ربط نہین اس
حیثیت سے یہ ترجمہ صحیح نہین ہے

رکوع بست و دوم
رکوع بست و دوم۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ترجمہ یہی لوگ راست گو ہین اقول
یہان صدق قول و فعل دونون کو عام ہے تخصیص کی کوئی وجہ نہین اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین
ایضاً وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمہ اور رشتہ دارون کو حصہ رسد وصیت کر جاوے
اقول بالمعروف کا مفہوم حصہ رسد نہین اسلیے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضاً فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ پھر اُسپر کوئی گناہ نہین (اسلیے کہ) اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔ اقول یہان کوئی حرف تعلیل کا نہین جسکا ترجمہ (اسلیے کہ) کیا گیا ہے

نہ مقام مقتضی بلکہ نہ قابل تعلیل ہے کیونکہ غفوریت علت عدم اثم کی نہیں ہو سکتی بلکہ غفوریت
کا اثر رفع اثم ہے جو خود مستلزم اثم کو ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع بست و سوم ۔ فَتَابَ عَلَیْکُمْ ترجمہ تم پر تخفیف کر دی اقول توبہ کے معنی تخفیف
کے کسی طرح درست نہیں اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔ اور تحقق توبہ کا ضمن تخفیف میں اور
بات ہے۔ ایضاً وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ ترجمہ انسے ہم بستر ہونا اقول مباشرۃ لغت
میں بھی اور مقام بیان احکام اعتکاف میں بھی عام ہے وطی اور لمس و قبلہ کو یہ تخصیص
محض بلا وجہ بلکہ مضر و موہم تخصیص منہی عنہ ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع بست و ہفتم ۔ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ ترجمہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے اقول یہ ترجمہ کبیر کا
ہو سکتا تھا نہ اکبر کا کہ افعل التفضیل ہے چنانچہ اسی آیت میں اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ کے ترجمہ
میں اسکی رعایت ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع بست و ہشتم ۔ اَنْ تَبَرُّوْا ترجمہ سلوک کرو اقول یہ حاصل معنی ضرور ہے
مگر ترجمہ میں الفاظ کی خصوصیات کا لحاظ ضروری ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔
ایضاً بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ ترجمہ بیہودہ قسم پر جو بسبقت زبان سے نکل جاتی ہے
اقول یہ تفسیر مذہب حنفیہ کے خلاف ہے اور اس سے قریب ہی فرودی کی تفسیر حنفیہ کے
موافق کی ہے غیر مقلدی یہی ہے۔

رکوع سی ام ۔ عَلَی الْوَارِثِ ترجمہ اور دودھ پلانے کا خرچ اگر باپ مر جاوے تو ایسا ہی
اسکے وارث پر ہے۔ اقول متبادر عبارت سے یہ ہے کہ باپ کے مرنے کے بعد بچہ کے علاوہ باپ کا
کوئی وارث بچہ کا کفیل ہوگا پس اگر یہی مطلب ہے تو غلط ہے کیونکہ اجماع مرکب سے یہ
ثابت ہے کہ یا خود بچہ کے مال میں کہ وہ باپ کا وارث ہے یا بچے کے وارثوں کے ذمہ یہ انفاق
واجب ہے۔ اور اگر عبارت مذکورہ کا کچھ اور مطلب ہے جو اس اجماع کے کسی جزو پر منطبق ہو سکے
تو اسکی توضیح ضروری تھی کہ ایہام خلاف مقصود کا نہ ہوتا اس اعتبار سے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع سی و یکم ۔ مَتِّعُوْھُنَّ ۔ اسکا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے یہ بہت بڑی غلطی ہے۔

ایضاً اَلتَّابُوتَ ترجمہ ایک صندوق اقول چونکہ اسمین الف لام عہد کا ہی اور یہ ترجمہ اُسکے خلاف ہی اسلیئے یہ ترجمہ غلط ہی۔

رکوع سی و سوم ۳۳

رکوع سی و سوم غُرْفَةً ترجمہ ایک آدھ چلو پانی اقول ایک آدھ کا لفظ ہمارے محاورہ مین متعدد قلیل کے لئے موضوع ہی اور غرفہ مین وحدت محض مقصود ہے اسلیئے یہ ترجمہ غلط ہے

اغلاط حواشی

صفحہ ۲ سطر ۹ قولہ چھٹا نام وافیہ ہے۔ اس سے پایا جاتا ہی کہ نماز معراج مومن ہی اقول اسم اور وجہ تسمیہ مین مناسبت تو ہونا چاہیے یہان اُسکا نشان بھی نہین۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۲۔ قولہ علم حقیقت اُس علم کو کہتے ہین الخ اقول اس تفسیر کا کیا مطلب اور کیا سند۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۴ قولہ علم شریعت کی دو قسمین الخ اقول اصول عقائد کیا چیز ہین فروع عقائد کیا چیز ہین پھر علم شریعت کا انہین انحصار کیا معنے۔

صفحہ ۴ سطر ۲۴۔ قولہ جب تک ہم مین طلب منفعت کی قوت نہوگی ہمین کوئی فائدہ نہین پہونچا سکتا۔ اقول نہین پہونچا سکتا مین امکان قدرت کی نفی ہوئی حالانکہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ نص قطعی ہی یہ اشتراط قابلیت خاص فلاسفہ و معتزلہ کا مذہب ہے جو صریح خلاف قرآن و خلاف عقل ہے۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۵۔ قولہ بن دیکھی چیز و نہ الی قول کاش مین آنسے تھا اقول اس سے تو یہ لازم آتا ہی کہ صحابہ بن دیکھی چیز و نہ ایمان لائے اور اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ مین داخل نہ تھے۔ نعوذ باللہ منہ۔

صفحہ ۶ سطر ۲۳۔ قولہ صالحات اُن اعمال مستقیمہ کو کہتے ہین جنکا ثبوت عقلی دلائل اور کتاب و سنت سے ہوا ہو اقول ظاہر عبارت سے متبادر یہی ہی کہ انکی استقامت پر تینون دلائل قائم ہون اس سے لازم آتا ہی کہ جو محض دلیل نقلی سے ثابت ہوا ہو وہ عمل صالح نہین۔ حالانکہ اکثر فروع شرعیہ اسی قبیل سے ہین۔ یہ صاف مسلک فطرت پرستان حال کا ہے اور اگر کچھ تاویل کیجاوے تب بھی ایہام باطل کے الزام سے سبکدوشی نہین ہوسکتی۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۴۔ قولہ مگر اصطلاح شرع مین الخ اقول مقسم کا اقسام پر صادق آنا

ضروری ہے۔ جب قسم میں خروج عن الطاعۃ کو گناہ کبیرہ کے ساتھ مقید کر لیا گیا۔ پھر جن چیزوں پر
ایمان لانا واجب ہے اُنکا انکار کہ یقیناً کفر ہی اُسکی قسم کیونکر بن سکتی ہی کیونکہ مرتکب کبیرہ کا
مومن ہی رہتا ہی اور اُسکو کافر جاننا خوارج کا مذہب ہے اور خارج از ایمان غیر داخل فی الکفر
ماننا معتزلہ کا مذہب ہے۔ صفحہ ۷ سطر ۱۰۔ قولہ خداوند تعالی کی نسبت ہدایت اور ضلالت
کا آنا الخ **اقول** خدا تعالی کی طرف ہدایت کی نسبت تو بہت جگہ آئی مگر نعوذ باللہ
ضلالت کی نسبت کہیں نہیں آئی ضلالت کے معنی گمراہ ہونیکے ہیں نہ گمراہ کرنیکے
اس قول میں اتنی بڑی غلطی کی ہی کہ کلمہ کفر تک نوبت پہونچ گئی ہی۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۲ قولہ
تعجب کرکے فرماتا ہی **اقول** صدور تعجب کا حق جل علا شانہ سے محال ہی کیونکہ اُسکا منشا جہل
ہے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۴ قولہ جیساکہ خدا تع کا یہ قول الحمد للہ
الی قولہ اسپر دلالت کرتا ہی **اقول** واو محض عطف کیلئے ہی ترتیب کا اُسمیں لحاظ نہیں
اسلیے اس دلالت کا دعوی محض غلط ہی۔ صفحہ ۹ سطر ۲۲۔ قولہ نسیان اگرچہ اُس الخ
اقول یہ مبنی ہی حکما کی قول پر جسکا منشا قضیہ کفریہ الواحد لا یصدر عنہ الا الواحد ہے
پس یہ بناء الفاسد علی الفاسد تفسیر قرآن میں سراسر باطل ہے۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۴ قولہ
کسی چیز کا بھول جانا اُسکے ترک کو لازم ہوتا ہی الخ **اقول** بھول جانا ترک کو لازم
نہیں ہوتا البتہ ترک بھول جانے کو لازم ضرور ہی۔ یہ فاش غلطی ہی۔ پھر آگے چلکے اس
قول میں "تو جسطرح ملزوم کا لازم ہیں" نسیان کو ملزوم اور ترک کو لازم مان لیا ہے
جو اوپر کے دعوے کے بالکل خلاف ہے۔ کلام میں تعارض ہونا یہ دوسرا فساد ہے۔
صفحہ ۱۱ سطر ۳ قولہ حضرت موسیٰ اور اُنکے ایک سال بعد حضرت ہارون نے بھی ہیں
وفات پائی **اقول** علماء اسلام نے تصریحاً لکھا ہی کہ حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ
علیہ السلام سے قبل وفات پائی۔ صفحہ ایضاً سطر ۱۲ قولہ نقل الخ **اقول** اول بیل کی
قید پر دلیل مطلوب ہے پھر یودینہ وغیرہ کا لغت اسمیں داخل ہونا جیسا لفظ مگر اور سے بھی
معلوم ہوتا ہی محتاج دلیل ہے۔ صفحہ ایضاً سطر ۱۶۔ قولہ نصران جیسے ندمان اور نصرانۃ

ندمانہ کی جمع ہے۔ اقول نصران کی جمع تو بیشک ہے مگر نصرانۃ کی جمع کسی نے نہیں کہا جیسا عشی نے کہا ہے

صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ قولہ اور تمام عمر نیک اعمال میں گذار دی۔ اقول تو اس حساب سے جو
صحابہ یا وہ کہ مسلمان جدید الاسلام ہیں نعوذ باللہ وہ مستحق جنت نہونا چاہیے کیونکہ
انکا ایک حصہ عمر کا جو قبل قبول اسلام تھا نیک اعمال میں نہیں گذرا۔ اسمیں صحابہ کی طرف نا
کیسے امر قبیح کی نسبت لازم آتی ہے۔ صفحہ ۱۷ سطر ۲۶-۳۲ قولہ انکیں بالکل لاشی محض
ثابت کر دیا ہے۔ اقول سحر کا موثر ہونا احادیث صحیحہ میں گو ہے اور مشاہدہ سے ثابت پھر اسکا لاشی محض
اور بے اثر مطلق ہونا کسطرح صحیح ہوگا اور ایسے غیر صحیح امر کا قرآن کی طرف منسوب کرنا کیسے جائز
ہوگا بلکہ خود قرآنی نص وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اسکی تاثیر کا اثبات
کر رہی ہے۔ صفحہ ۱۸ سطر ۱۳ قولہ تھی قابلیت بڑھتی گئی الخ اقول یہ خاص فطرت پرستوں کا
مسلک ہے کہ طبیعت ہمیشہ ترقی کرتی ہے اور اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ ہر شریعت متاخرہ ہر شریعت
متقدمہ سے افضل و اکمل ہو حالانکہ اسپر کوئی دلیل عقلی و نقلی قائم نہیں۔

صفحہ ۲۸ سطر ۲۲ - قولہ اسکی کھال کو بیچکر چربی کو چراغ میں جلا کر الخ اقول مردار کی کھال سے
مطلقاً انتفاع جائز نہیں جیسا قول مذکور سے معلوم ہوتا ہے بلکہ دباغت شرط ہے۔ اور چربی تو کسی
طرح جائز نہیں ہے ان دونوں مسئلوں کی نقل میں غلطی ہوئی ہے۔ ایضاً سطر ۲۶ قولہ مچھلی الخ
اقول طافی اس حلت سے مستثنے ہے۔ اس قید کی تصریح ضروری تھی۔ صفحہ ۲۹ سطر اول
قولہ یہ صیغے احکام الخ اقول اس تمام مضمون میں اس حکم کا نسخ بیان نہیں کیا جس سے
ناواقفوں کو شبہہ پڑسکتا ہے کہ اب بھی یہ حکم باقی ہوگا اور صرف اسقدر لکھدیا کافی نہیں کہ اسوقت
تک میراث کی آیت نازل نہوئی تھی۔ کیونکہ اس سے تو صرف تقدم تاخر نزول کا معلوم ہوا لیکن
یا نسخ پر ہرگز دلالت نہیں۔ صفحہ ایضاً سطر ۱۵۔ قولہ تو پھر قتل ضروری نہیں اقول ضروری
نہیں یا جائز ہی نہیں۔ ضرورت کی نفی سے محاورات میں جواز کا شبہہ ہوتا ہے حالانکہ جواز بھی
منتفی ہے۔ صفحہ ایضاً سطر ۱۶۔ قولہ اگر کوئی قاتل الی قولہ معاف کردیں اقول اگر یہ اجتہاد
ہے تو بوجہ فقدان شرائط کے غیر مقبول ہے۔ اور اگر تقلید ہے تو کس کی ہے اگر امام صاحب کی ہے تو انکی

سند چاہیے اور اگر کسی اور کی ہے تو ضمن مسائل حنفیہ مین بیان کرنا موہم نسبت الی الامام کا ہے اسلیے ہر صورت
قابل مواخذہ ہے۔ صفحہ ۳۱ سطر ۴۔ قولہ انھون نے گذشتہ سال مین الخ اقول اگر اسکو غلط قرار
دیا جاے تو یہ آیت بے معنی ہوئی جاتی ہے وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الخ اس مضمون
کی تصحیح نقل بذمہ ناقل ہے۔ اور بر تقدیر تصحیح کے بوجہ تعارض آیت مذکورہ کے اُس نقل کو ترک کرنا ضروری ہے
صفحہ ۳۲ سطر ۲۴۔ قولہ جو شخص متمتع ہو اُسکو ایسی حالت مین الخ اقول اس سے اوپر مسئلہ احصار کا
مذکور ہے پس ایسی حالت سے مراد وہی احصار ہوگا اس تقریر پر یہ حکم اُس متمتع کا ہوا جو محصر ہے حالانکہ
مطلق تمتع کا یہ حکم ہے اور قرآن مجید کا کلمہ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ اس تخصیص کی نفی کر رہا ہے۔ اسی طرح
اس مسئلہ کے ضمن مین یہ کہنا کہ (اسلیے کہ جو وہین رہتے ہین اُنکو اسکی کیا ضرورت ہے دوسرے
سال اسکی قضا کر سکتے ہین) اس امر کی صاف تصریح کر رہا ہے کہ اُس حکم کو بھی محصر کے متعلق سمجھا ہے
حالانکہ بالاجماع یہ غلط ہے محصر کے لیے ہدی کے عوض نہ صیام ہے نہ قادر علی القضاء کے لیے احصار
مین ہدی معاف ہے ذلک کا مشار الیہ یا نفس تمتع یا وجوب ہدی و صیام ہے۔ علی اختلاف المذہبین
صفحہ ۳۵ سطر ۲۴۔ قولہ بشرطیکہ الخ اقول اس شرط کی کیا دلیل ہے عموم نصوص و اطلاقات
نبویہ و صحابہ اس اشتراط کی نفی کر رہے ہین۔ یہ احکام شرعیہ مین دست اندازی ہوئی۔
صفحہ ۳۶ سطر ۹ قولہ بیچ مین الخ اقول محض افترا ہے جمادی الآخرہ مین یہ شک کیا ہے اور آخر تاریخ
مین قتال ہوا ہے جسمین کچھ رجب ہونیکا شبہہ ہوگیا تھا مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
صفحہ ایضاً سطر ۲۴۔ قولہ صرف انگور کی شراب کو کہتے ہین الخ اقول اطلاق صحیح نہین بلکہ خام کی قید چاہیے
صفحہ ۳۷ سطر ۲۴۔ قولہ اسقدر انتظار کرنا چاہیے کہ جسمین غسل ہوسکے اقول اسمین یہ بھی
شرط لگانا ضرور ہے کہ اُسکے ذمہ ایک نماز واجب ہوجاوے۔ فرض کیا جاوے بعد طلوع آفتاب عورت
پاک ہوئی قول مذکور پر تو چاہیے کہ مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد شوہر کے حلال ہوجاوے حالانکہ یہ حکم نہین ہے
بلکہ یا تو غسل کرے یا ظہر کی نماز اُسکے ذمہ واجب ہوجاوے اور درمیانی گھنٹون مین وہ عورت حلال نہوگی بالاتفاق
صفحہ ۳۸ سطر ۲۔ قولہ اور وہ بات مجھکو اچھی معلوم ہوگی اقول حدیث مین فرای غیرہا
خیرا منہا آیا ہے جسکا ترجمہ یہ ہونا چاہیے کہ اور اُسکے خلاف بات مجھکو اچھی معلوم ہوگی۔

اور عقل کے موافق بھی ہے کیونکہ جس بات سے شوہر کی رضا ہو اور وہی شرعاً اچھی بھی معلوم ہوئی تو پھر اوسکے
کی کون ضرورت ہے غرض اس تصحیح میں نقل و عقل دونو کا خلاف کیا گیا ہے صفحہ ایضاً سطر ۱۵ قولہ
چاہیے کہ اندر صلح ہو جاوے اقول صلح تو رنجش کے رفع ہونیکو کہتے ہیں حالانکہ فی کو شرائط اور ہیں
گو رنجش برطرف ہو۔ اور بدون وجود ان شرائط کو عورت حلال نہوگی گو رنجش رفع ہوجاوے صفحہ ایضاً
سطر ۱۶۔ قولہ طلاق دیدو عرف شریعت میں اسکو خلع کہتے ہیں۔ اقول خلع میں اختیار و قصداً
طلاق دینے کی ضرورت نہیں جیسا لفظ دیدو سے مترشح ہے یہ احکام شرعیہ میں تحریف ہے
صفحہ ۳۹ سطر ۲۳ قولہ طلاق دیدے اقول طلاق دینے کی ضرورت نہیں یہ عقد خود بخود فسخ
صفحہ ۴۰ سطر ۱۰ قولہ خواہ وہ اسکی بی بی ہو یا کوئی غیر الخ اقول بی بی بلکہ معتدہ کو بھی دودھ پلانا
پڑھا و خرچ لینا حرام ہے۔ اور اسکے بعد یہ کہنا کہ اگر شوہر غریب ہے الی قولہ ضروری ہے صحیح نہیں اگر غیر مطلقہ
دیانۃً ہو تو شوہر کے مالدار ہونے پر بھی ضروری ہے اور اگر قضاءً ہے تو شوہر کے غریب ہونے پر بھی ضرور نہیں پس
یہ کہنا کسی حال میں صحیح نہوا۔ صفحہ ۴۱ سطر ۲۲۔ قولہ مہر مثل کا نصف الخ اقول یہ مسئلہ تو خود آیت
میں منصوص ہے کہ تنصیف مفروض کا صریح مذکور ہے جسکا ترجمہ بھی بین السطور چھوڑ دیا گیا ہے مہر مثل کا نصف
بالکل تراشیدہ حکم معارض نص کے ہے۔ البتہ اسکی طرفین کو فقہا نے محدود فرمایا ہے۔ اور [illegible]
صفحہ ۴۲ سطر ۳ قولہ اگر مجاہد وغیرہ کہتے ہیں الی قولہ تم وصیت کر جاؤ اقول وصیت
مجاہد کے نزدیک بھی واجب نہیں پھر منسوخ کیوں نہ کہیں گے البتہ عدت کے بارہ میں تعارض و نسخ کی نفی ممکن
ہیں مترجم کا یہ کہنا کہ مجاہد منسوخ نہیں کہتے اور عدم نسخ کی تقریر میں وصیت کا حکم لانا کسقدر خلط
مبحث ہے اور اگر تاویل کیجاوے کہ مراد عدم تعارض کی باب عدت میں ہے اور وصیت منسوخ ہے تو مطلقاً یہ کہنا
کہ مجاہد منسوخ نہیں کہتے غلط ہوا۔ اگر یہ کہئے کہ در باب عدت منسوخ نہیں ہے کیونکہ وہ فرع تعارض کی ہے جہاں
تعارض نہیں نسخ بھی نہیں تو البتہ کلام صحیح ہوتا اور وصیت کے باب میں منسوخ ہونے پر اتفاق نقل کیا جاتا
صفحہ ایضاً سطر ۱۱۔ قولہ یہاں پھر عدت مذکور ہے۔ اقول مترجم صاحب اس آیت کے حکم کو اب بھی باقی سمجھتے ہیں
اور شرع پھیلوا کرتے ہیں حالانکہ جب اسکو صاحب میراث مان لیا اور وارث کیلئے میت کی وصیت کا
ناجائز ہونا مشہور و مسلم مسئلہ ہے پھر یہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ یہ احکام کی تحریف ہے فقط

فتوی متعلق خریداری و مطالعہ تراجم و تفاسیر مخالفہ قواعد اہل حق

سوال - کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ آجکل قرآن مجید کے بہت سے ترجمے اور تفسیرین شائع ہو رہی ہین
جنمین کثرت سے غلطیان اور مضامین خلاف شرع ہوتے ہین - ایسے ترجمون اور تفسیرون کا دیکھنا یا اس
غرض سے خریدنا اور اُنپر اعتقاد کرنا جائز ہے یا نہین - المستفتی - خادم الحفاظ امام الدین کانپوری
جواب - کچھ بھی جائز نہین - دارمی مین حضرت عمر فاروق رض کا قصہ مذکور ہے کہ ایک نسخہ توریت کا کہین سے
لاکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پڑھنا شروع کیا آپ نہایت ناخوش ہوئے - اور حضرت عمر رض نے
عفو تقصیر کرائی - دیکھو حضرت عمر رض باوجودیکہ خود نہایت فہیم اور بہت بڑے عالم تھے پھر رسول اللہ صلعم کے روبرو پڑھتے
تو کسی قسم کا احتمال خرابی کا تھا ہی نہین - جہان غلطی ہوتی آپ صحیح و تنبیہ فرما دیتے - مگر پھر بھی احتیاطاً کہ شاید
ان کو اسکے دیکھنے کی عادت ہو جاوے اور کسی جگہ لغزش ہو جاوے یا انکو دیکھکر اور ضعفا کم علم خرابی مین پڑ جاوین
یا اور کچھ نہین تو کم از کم اضاعت اوقات تو ضروری اور یقینی ہے - آپ نے سختی کے ساتھ رد کیا - تو اسوقت کے
ترجمے اور تفسیرین دیکھنے والے کہ نہ انکو کافی علمی استعداد حاصل ہے نہ اپنے عقائد اور اعمال مین علی وجہ الکمال مستقیم
ہین انکے حق مین تو یقیناً ایسی چیزونکا مطالعہ مضرت محض اور موجب اندیشہ بہت ہوگا - پس ایسی حالت مین
یقیناً ایسی چیزونکا مطالعہ کرنا ایسون کے لیے ناجائز ہے یہی جواب ہے سوال اول کا اور مقصود اصلی اس سے مطالعہ
ہی ہے اور مطالعہ ناجائز ٹھہرا اور پھر خریداری کہ اُسکا سبب اور ذریعہ ہے ناجائز ہوگا - دوسرے اگر ایسے ترجمے
نفع رسانی دین کے لیے نہین کیے جاتے بلکہ محض تجارت کی غرض سے - اگر خریداری بند ہو جاوے تو یقیناً ایسے
ترجمونکا سلسلہ منقطع ہو جاوے تو خریداری حقیقت مین انکی اس عمل ناجائز کی اعانت ہے اور حرام کی اعانت حرام ہے قال اللہ
تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان - پس خلاصہ یہ ٹھہرا کہ جسطرح ایسے ترجمونکا تصنیف کرنا گناہ ہے
اسیطرح خریدنا اور دیکھنا سب ناجائز ہے - اگر انکے مضامین پر اعتقاد بھی نہو جب بھی بوجوہ مذکورہ ایسے لوگون کو
جو علم دین مین کامل نہون یہ امور ناجائز ہین - اور اگر اعتقاد بھی ہو جب تو ظلمات بعضہا فوق بعض
کا مصداق اور معصیت ہونے مین زیادہ شدید ہے - کتبہ محمد اشرف علی تھانوی عفی عنہ

قطعہ تاریخ از احقر محمد مظہر الفاروقی الحنفی الانصری التھانوی عفا عنہ اللہ الولی

بفضل خدا چھپ گیا یہ رسالہ جو ہے جسکا سبب ہے دین کی ہمت [illegible] کہی تاریخ مظہر نے اسکی ہے [illegible] صلاح ابنا الحق
۱۹ھ